

ربوہ میں کیا ہو رہا ہے؟

مظلوم اور بے بس انسانوں کی پکار

★

خلیفہ ربوہ پرائیویٹ مجلسوں میں یہ تاثر دے رہا ہے کہ موجودہ حکومت میرے زیر اثر ہے

عظیم لیڈر! آپ سوچیں گے کہ آخر یہ کہانی کیا ہے۔ عظیم رہنماؤ! یہ ایک ایسی دردناک اور حسرت انگیز کہانی ہے، جو آج تک نہیں کہی گئی۔ یہ اس قدر لمبی ہے کہ صفحہ قرطاس پر نکل نہیں۔ بہر حال وقت کی نزاکت اور آپ کے قیمتی اوقات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم صرف چند ضروری باتوں کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرتے ہیں۔ ہمارے پیارے رہنماؤ! اس دردناک کہانی کو اہالیان ربوہ کا نام عزوان سے پکارا جاسکتا ہے۔ جو مذہب کی مقدس نقاب پوشی کے اندر آج کے عوامی دور میں بھی سسپایہ دارانہ استحصال سے دوچار ہیں۔ ہمارا ایمان ہے جب تک اہالیان ربوہ کے استحصال نقاب کو چاک نہیں کر دیا جاتا۔ اس وقت تک ربوہ میں معاشی استحصال اپنی کسی نہ کسی ذلیل صورت میں غریب اور مظلوم عوام کو ڈستار ہے گا۔ اور ربوہ کے بے بس اور مفلوک الحال انسان اپنی بیچارگی پر آنسو بہاتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوتے چلے جائیں گے۔

عظیم رہنماؤ! ہمیں بتاؤ کہ کیا آپ اس صورت حال کو قبول کرنے کیلئے تیار ہیں۔ یقیناً نہیں۔ کیونکہ آپ ہمارے لیڈر ہیں۔ اور سچے لیڈر اپنے عوام کو دھوکہ نہیں دیا کرتے۔ آپ کو ہم نے اپنے کندھوں پر بٹھا کر قومی اسمبلی میں اپنی نمائندگی کرنے بھیجا ہے۔ اس لئے ہم اپیل کرتے ہیں کہ خدا را ہماری حالت زار پر رحم کھاؤ اور ہمیں اس تخت شہنشاہیت سے نجات دلاؤ جس نے سابقہ ۲۵ سال سے غریب اور مظلوم عوام کو اس قدر مضبوط مشکوں میں کس رکھا ہے کہ ہٹنے کی سکت تک باقی نہیں رہی۔ کس قدر پریشان کن حالات سے دوچار ہیں ہم کہ ہم آزادانہ زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ممکن نہیں۔ ہم آواز بلند کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ہم ترقی کرنے کے خواہشمند ہیں۔ لیکن تمام راستے سدود پاتے ہیں۔ اس لئے آپ کو ہماری مشکلات کا حل ڈھونڈنا ہو گا۔ ربوہ میں کیا کیا ظلم ہوتے ہیں آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ممکن ہے آپ سمجھتے ہوں کہ احمدی

لوگ اپنے امام کے شیدائی ہوں گے۔ لیکن اگر ظلم کی چکی میں پسپی ہوئی اس مظلوم آبادی کے جگر کو بھاڑ کر دیکھنا ممکن ہو۔ تو آپ کو ربوہ کا ہر ایک باشندہ دہشت اور خوف کا مجسمہ نظر آئے گا۔ اور اگر کوئی شخص اپنی عزت نفس کی پاسداری کرتے ہوئے شہری آزادی کے لفظ کو زبان پر لے آئے تو حجت پاپائیت سے زبان کھینچ لینے، جائداد ضبط کر لینے۔ ربوہ سے نکال دینے کا حکم صادر کر کے اسکو در در کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور کر دیا جاتا ہے۔ اور اللہ کی اس وسیع زمین کو اس پر اس قدر تنگ کر دیا جاتا تھا کہ وہ مقدسیت کے تحت کو نہ صرف چاٹنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ بلکہ لاشعوری پر خوف اور دہشت کا اثر اس کی آئندہ نسل میں بھی ودیعت کر دیا جاتا ہے۔ آج ربوہ کا ایک ایک باشندہ تخت پاپائیت کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ لیکن زبان پر حرف شکایت لانا موت کو دعوت کے مترادف ہے اس حقیقت کو ربوہ کا چنگیز خاں بھی بخوبی جانتا ہے۔ اور شاید یہی وجہ ہے کہ چنگیز خاں ربوہ اپنی پرائیویٹ محفلوں میں یہ تاثر دینے کی کوشش کرتا ہے کہ موجودہ حکومت میرے زیر اثر ہے۔ جس کا نتیجہ لاشعوری طور پر یہ ہوا ہے کہ باشندگان ربوہ یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ موجودہ حکومت بھی ہمارے لئے نجات دہندہ ثابت نہیں ہو سکے گی۔

عوامی لیڈر! بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی۔ بلکہ حقوق مانگنے والے الفتح تنظیم کے کارکنان سعادت نعمان افضل، غلام حیدر، ناصر عتیق اور نامعلوم کتنے ایسے مظلوم افراد ہیں جنکی ہڈیاں امور عامہ کے پروردہ غنڈوں کے ذریعے تڑوا کر ربوہ سے باہر پھینک دیا گیا۔ اور ربوہ میں ایسے افراد بھی پائے جائیں گے جن کے عزیزوں کو اپنی عزت نفس کی خاطر باہم شہادت نوش کرنا پڑا۔ لیکن کسی کو آج تک متعلقہ حکام سے فریاد کرنے کی ہمت نہ ہو سکی اس لئے ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ :

۱۔ کیا امور عامہ کو لوگوں کی ہڈیاں توڑنے، جس بیچارے کو اپنے پروردہ غنڈوں کے ذریعے خوف و ہراس پھیلانے کا اختیار عوامی نمائندوں نے دیا ہے۔ ؟

۲۔ کیا لوگوں کو ربوہ سے نکلانے، ان کی جائداد ضبط کرنے۔ مقاطعہ کرنے اور ان کو در در کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور کرنے کا اختیار عوامی نمائندوں نے دیا ہے۔ ؟

اگر حکومت اور اسمبلی کی طرف سے کوئی اختیار نہیں دیا گیا۔ تو پھر بتائیے کہ ربوہ کے اس فیشن ایل راسپونڈین کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ لوگوں کو ربوہ سے نکلنے پر مجبور کرے۔ ان کی جائداد ضبط کرے۔ اپنے غنڈوں کے ذریعہ ان کی ہڈیاں تڑوانے۔ ان کا مقاطعہ کرنے۔ اور آدم کی اولاد کو اس حد تک شکست خوردہ کر دے کہ وہ اس کے پاؤں چاٹنے پر مجبور ہو جائے۔ عوام کے سچے خادمو! ہماری حالت پر رحم کھاؤ

اور ان ظلموں کے تدارک کیلئے قومی اسمبلی میں ہمارے حق میں آواز اٹھا کر ہماری حفاظت کرو۔
 امور عامہ ربوہ کی گستاخ تنظیم | یہ ربوہ کے اندر ایک خطرناک ادارہ ہے۔ جو ہر قسم کی غنڈہ گردی اور بد معاشرتی کا اڈا ہے۔ یہاں ہر اس شریف آدمی کو جو بخوشی بہت عزت نفس کا اظہار کرے، بلیک لسٹ کیا جاتا ہے۔ یہ ادارہ ایک ایسی پولیس اسٹیٹ کا روپ دھار چکا ہے۔ جہاں ملک کے اندر اور باہر تمام ضروری امور کا ریکارڈ ہوتا ہے۔ پولیس اسٹیشن اور پوسٹ آفس اس کے کنٹرول میں ہیں۔ ربوہ کے پولیس اسٹیشن میں کوئی کیس اس ادارہ کی اجازت کے بغیر رج نہیں کیا جاسکتا۔ ربوہ میں لوگوں کی ڈاک و تار کا سنسر ہوتا ہے۔ مختصراً یہ کہ امور عامہ ربوہ کے مقصد ہمارے کی ایک ایسی گستاخ تنظیم ہے جسکی کتابیں نامعلوم مقامات پر ہیں۔

مذکورہ کیفیت آملیاں ربوہ کی ایک عام تصویر ہے۔ آپ ہم اپنے اصل مسئلہ کی طرف آتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے۔ کہ کچھ عرصہ قبل ہمارے چند ساتھی اساتذہ نے حصول حقوق کیلئے الفتح نام کی ایک تنظیم قائم کی تھی۔ لیکن جب جنگیز خان ربوہ کو امور عامہ کے جاسوسوں کے ذریعہ اس تنظیم کا علم ہو گیا۔ تو الفتح کے کارکنان کو ذیل و نوار کر کے ربوہ سے نکال دیا گیا۔ چونکہ عوامی حکومت نے تعلیمی پالیسی کے تحت اسکولوں اور کالجوں کو قومی تحویل میں لینے کا اعلان کیا ہوا ہے۔ جس میں ایک شق یہ بھی پائی جاتی ہے کہ جو اسکول اور کالج تجارتی مقاصد نہ رکھتے ہوں گے وہ قومی تحویل سے مستثناء قرار دئے جاسکیں گے۔ لیکن شرط یہ ہوگی کہ اساتذہ کو سرکاری اسکول کے مطابق تنخواہ دی جائے اور آٹھویں جماعت تک فیس نہ لی جائے۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے۔ کہ ربوہ میں عام طور پر اور ہم لوگ جو اساتذہ ہیں۔ خاص طور پر یہ تاثر پایا جاتا ہے۔ کہ ربوہ کے اسکول و کالج سرکاری تحویل کی زد میں نہیں آئیں گے۔ کیونکہ یہ تجارتی مقاصد نہیں رکھتے لیکن ہمیں یہ صورت حال قبول نہیں۔ کیونکہ تجارتی مقاصد نہ رکھنے کے باوجود بھی ہم غریبوں کا استحصال ایک فراڈ کی بنیاد پر ہماری رہیگا۔ تعلیمی پالیسی میں یہ بات نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔ کہ قومی تحویل میں نہ آنے والے اداروں کیلئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے اساتذہ کو سرکاری اسکولوں کے مطابق تنخواہ دیں گے۔ اور آٹھویں جماعت تک کوئی فیس نہیں لیں گے۔ لیکن اس کے برعکس ربوہ میں :

۱۔ جو تنخواہیں دی جاتی ہیں۔ وہ سرکاری اسکولوں سے بہت ہی کم ہوں گی۔ لیکن دستخط سرکاری اسکول پر ہی لئے جائیں گے۔ جو ہم کرنے پر مجبور ہوں گے۔ اگر شہنشاہ ربوہ نے اس فراڈ اور بددیانتی میں کوئی مقصد محسوس کیا تو وہ حکومت سے کہے گا۔ کہ ہمارے اساتذہ رضا کارانہ طور پر سرکاری اسکولوں سے دستبردار ہونے کیلئے تیار ہیں جس پر ہم ربرٹ کی ہر بننے کیلئے تیار ہوں گے۔ لیکن حقیقتاً اس مکر توڑ ہنگامی

کے زمانہ میں ہمارا رویہ اس کے برعکس ہوگا۔

۲۔ بچوں سے فیس لی سجاٹے گی۔ لیکن نام بدل دیا جائے گا۔

۳۔ علاج و معالجہ اور رہائشی سہولیات بھی نہیں دی جائیں گی۔ لیکن ظاہراً ہم سے مثبت سبب دوہرایا جائے گا۔ جو ہم مجبوراً کریں گے۔

جس استاد یا پروفیسر کو مذکورہ شرائط قبول نہیں ہوں گی۔ اس کو امور عامہ کے سپرد کر دیا جائے جو اسے ربوہ سے خارج جماعت سے خارج۔ مقاطعہ جہاد ضبط کر کے در در کی کھڑکیں کھانے پر مجبور کر دیگا۔ (جیسا کہ نعمان افضل۔ ناصر تین۔ غلام حیدر اور سعادت علی کو اپنے حقوق کے حصول کیلئے الفتح تنظیم قائم کرنے کے الزام میں ربوہ سے خارج کر دیا گیا) اور اگر کوئی شخص حکام بالا کو اس ظلم کے تدارک کے سلسلہ میں APPROACH کرنے کی جرأت کرے گا۔ تو امور عامہ کے غنڈے اسے ایسا ٹھکانے لگائیں گے کہ آئندہ اسکی اولاد بھی ایسا سوچنے کی جرأت نہیں کر سکے گی۔ اسلئے ان مقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم نے "الفاروق" تنظیم قائم کی ہے جس کے ذریعے ہم اپنے عظیم لیڈروں سے درمندانہ اپیلی کرتے ہیں کہ ہمارے حقوق کی بحالی کے لئے اسمبلی میں آواز اٹھائیں تاکہ ہم بھی آزاد پاکستانیوں کی طرح زندگی بسر کر سکیں۔ لہذا ہمارا مطالبہ ہے کہ:

۱۔ ربوہ کے تمام اسکول و کالج قومی تحویل میں لئے جائیں۔

۲۔ امور عامہ کے محکمہ کو توڑ دیا جائے۔

۳۔ دارالقضاء کے ادارہ کو جو بے انصافی کا اڈا بن چکا ہے، توڑ دیا جائے۔

۴۔ پولیس اسٹیشن اور پوسٹ آفس کو امور عامہ کے کنٹرول سے آزاد کروایا جائے۔

۵۔ ربوہ کے سیکرٹریٹ کے ملازمین کو بھی مزدور پالیسی کے تحت تنخواہیں دلوائی جائیں۔

۶۔ ربوہ سے عوام کا اخراج اور مقاطعہ کا سلسلہ سکماً فوراً بند کر دیا جائے۔

آنرابل لیڈرو اگر مذکورہ بالا اقدامات کر لئے گئے۔ تو خدا کی قسم ربوہ کا تخت شاہی دھڑام سے نیچے آگے گا۔ اور اس طرح ربوہ میں مظلوم عوام کا استحصال ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ناپید ہو جائے گا۔ اور اس طرح پاکستان کی ساری سرزمین حقیقی آزادی کے ایک ایسے سورج سے منور ہو جائے گی۔ جہاں سیاسی، معاشی اور حقیقی مذہبی آزادی کا دور دورہ ہوگا۔ (حمید بیگ صدر امانۃ الفاروق - ربوہ)

